© rasailojaraid.com

وفیات

آہ...... میرے والد، میرے شیخ!!

مولانا محفوظ الرحمٰن شمس

جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدر آباد کے مہتمم، فاضل دار العلوم دیوبند، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد خاص مفتی اعظم سندھ میرے والد ماجد، مرشدی واستاذی حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات المناک کا لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ولادت و تعلیم:...... میرے والد ماجد ۱۹۲۱ء میں ضلع ہری پور ہزارہ کی ایک بستی انورہ کے دین دار گھرانے میں رحمت اللہ ولد ہدایت اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ علیہ الرحمہ نے اپنی ابتدائی تعلیم آبائی علاقہ میں حاصل کی۔ پرائمری تک دینی ودنیاوی تعلیم ساتھ ساتھ جاری رکھیں۔ اسکول میں ذہین ہونے کی وجہ سے اساتذہ نے دوسری کلاس میں داخلہ دیا، پہلی جماعت نہیں پڑھائی، ۱۹۳۴ء میں پرائمری تعلیم مکمل کی اور اس کے بعد مستقل دینی تعلیم کے حصول میں مصروف رہے، اس جذبہ تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مختلف علاقہ جات کا سفر کیا...... صرف ونحو کی تعلیم مشہور عالم دین "انی والا بابا" کے ہاں انی میں پڑھیں اور شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (واہ ضلع راولپنڈی) فاضل دار العلوم عالیہ رام پور (انڈیا) جو کہ آپ کے خسر تھے کے ہاں ودیگر مدارس میں مختلف کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں دورہ حدیث شریف کے لئے دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ۱۹۴۷ء میں صحاح ستہ کی تکمیل کے بعد دورہ حدیث کا امتحان پاس کیا۔

اساتذہ کرام:...... دار العلوم دیوبند میں آپ کے اساتذہ کرام اکابر علمائے کرام تھے جن میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا اعزاز علی دیوبندیؒ، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، حضرت مولانا فخر الحسن مراد آبادی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا عبد الخالق ملتانیؒ، حضرت مولانا عبد الرحمٰن کیملپوریؒ وغیرہ شامل تھے۔

تدریسی زندگی:...... فراغت کے بعد آپ نے اپنی تدریسی زندگی کا باقاعدہ آغاز بھیرہ ضلع سرگودھا سے کیا اور اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد ۱۳۶۸ء میں حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے حکم پر جامع الشریعت والطریقت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے مدرسے میں تدریس کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے ''بہلی'' میں قائم تعلیمی نظام آپ کے سپرد کردیا، بعدازاں حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کو یہ کہہ کر جامعہ مخزن العلوم خان پور لے آئے کہ میں اپنی امانت واپس لے کر جارہا ہوں۔ حضرت درخواستیؒ نے جامعہ مخزن العلوم کا آپ کو صدر مدرس اور منتظم بنایا۔ جہاں آپ نے 6 سال تک بحیثیت صدر مدرس اور منتظم بھی اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی احسن طریقے سے نبھایا جس کا ذکر حضرت درخواستیؒ اکثر کیا کرتے تھے۔

پھر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے آپ کی تشکیل جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے لئے کردی، جہاں آپ علیہ الرحمہ نے نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط دینی خدمات اور ذمہ داریوں کو تادم آخر احسن طریقہ سے نبھایا۔

شاگرد ورفقاء:...... حضرت والد گرامیؒ کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط دینی خدمات ان کی زندگی کا روشن اور تابناک باب ہے اور ان کے ہزاروں شاگرد ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ آپؒ کے ممتاز شاگردوں میں استاذ العلماء شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب ظاہر پیر، حضرت مولانا میاں مسعود احمد صاحب دین پور، مولانا عبدالشکور صاحب دین پوریؒ، سینیٹر حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب (مرکزی سیکریٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام پاکستان)، حضرت مولانا حافظ حسین احمد صاحب شرودی سابق وزیر بلدیات بلوچستان، حضرت مولانا عبدالقادر آزادؒ سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور، حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی صاحب، حضرت مولانا عبدالباقی صاحب آف بلوچستان، حضرت مولانا عبدالرشید خلیق صاحب آف لاہور جیسے جید اور بزرگ علماء کرام شامل ہیں جب کہ ملک کے ممتاز عالم دین وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ آپ کے ہم درس اور رفقاء میں سے تھے، یہ اس دور کا المیہ ہے کہ علمی شخصیات رفتہ رفتہ رخصت ہوتی جارہی ہیں اور ان کی جگہ لینے والے افراد خال خال ہیں۔

جان کر منجملہ خاصانِ میخانہ تجھے
مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ تجھے

وفات:...... بالآخر علم وحکمت کے آفتاب ماہتاب علوم نبوت نے مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۳ فروری ۲۰۱۱ بروز بدھ داعی اجل کو لبیک کہا اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے بقضائے الٰہی مسکراتے ہوئے ابدی سفر پر روانہ ہوگئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) وفات کے بعد آپ علیہ الرحمہ کے چہرہ انور سے خاص انوار نظر آئے، آپ علیہ الرحمہ کے چہرہ انور سے ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے آپ لقاء محبوب کے اشتیاق میں مسکرا رہے ہیں۔

نشانِ مردِ مومن باتو گویم
چو مرگ آید تبسم برلب اوست

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com